دیگر ممالک کے وفود کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق لتھوانیا (Lithuania)، لاتویا(Latvia)، سلووینیا (Slovenia)، ایسٹونیا(Estonia) اور قزاخستان (Kazakhstan) سے آنے والے وفود نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لتھوانیا سے پچاس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں چالیس غیر از جماعت دوست اور دس احمدی احباب تھے۔

ملک لاتویا (Latvia) سے 22 /افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ جبکہ سلووینیا (Slovenia) سے چھ افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔

ایسٹونیا (Estonia) سے پانچ افراد پر مشتمل وفد نے اور ملک قزاخستان (Kazakhstan) سے سات افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ میں شرکت کی۔

ان پانچوں ممالک سے آنے والے وفود کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات ہوئی۔

حضورانور نے وفد کے ممبران کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ لتھوانین وفد میں شامل ایک مہمان جو پیشہ کے **اعتبار سے رائٹر ہیں انہوں نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں ایسا کیا کر رہی ہے جس سے دنیا کے طبقات میں موجود فرق کو دور کیا جاسکے؟**

اس کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ جماعت کا مشن ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا کے قریب لانا اور اسے خدا کی پہچان کروانا ہے اور دوسرا یہ کہ انسان کو انسانی اقدار کی پہچان کروانا۔ یہی اسلامی تعلیم کی بنیاد ہے اور اسی تعلیم کو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا جماعت احمدیہ کے پیغام کو سنتی ہے اور apperecíate کرتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو گے تو تم اللہ کی نظر میں بہتر ہو گے اور اللہ تم سے راضی ہوگا۔ قرآن نے یہ واضح کردیا ہے کہ اگر تم بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو بے شک تم جتنی چاہے نمازیں پڑھنے والے ہو، تمہاری یہ نمازیں تمہارے لئے ہلاکت ہوں گی اور یہ نمازیں تمہارے منہ پر ماردی جائیں گی۔ بعض حالات میں انسانی حقوق عبادت سے بڑھ جاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انہی چیزوں کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور آج کل کی دنیا کے حالات کے پیشِ نظر ہم ساری دنیا کی اصلاح ایک دن میں نہیں کر سکتے۔ ہم کوشش جاری رکھیں گے اور اس کام کو آنے والی نسلوں تک جاری رکھیں گے یہاں تک کہ ساری دنیا اس چیز کو realise کر لے۔

☆ **لتھوانین وفد میں شامل ایک دوست نے سوال کیا کہ ایک عیسائی ہونے کے ناطے ایک عیسائی کو مسلمانوں کے درمیان کیسے رہنا چاہئے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عیسائیت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، یہودیت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، اسلام بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے خدا کو پہچاننا چاہئے اور اپنے مذہب کی بنیادی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا چاہئے نہ اُن تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے جنہیں مذاہب کے بعض علماء بگاڑ دیتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اہلِ کتاب سے کہہ دو کہ **تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ**۔ یعنی ایسی بات پر اکٹھے ہو جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان common ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس اُس ذات پر یقین کرتے ہوئے اور اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہم سب اکٹھے مل کر کام کریں۔ پس یہی وہ بنیادی تعلیم ہے جس کے مطابق ہم دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے ہمارے تمام مذاہب کے ساتھ اور دنیا کے ہر شریف آدمی کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔

☆ **لتھوانین وفد میں شامل ایک خاتون نے سوال کیا کہ حضورانور نے جو غیر مسلم ممالک کے مختلف دورے کئے ہیں ان کے حوالہ سے حضورانور کا کیا تأثر ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں تو رہ ہی غیر مسلم ملک میں رہا ہوں۔ میں سیریا یا عراق یا سعودی عرب سے تو نہیں آیا۔ اس لئے یہ جو غیر مسلم ممالک ہیں، وہاں ابھی تک کم از کم مذہب کی tolerance موجود ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ جب تک یہ موجود رہے گی، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی بہتر رہیں گے کیونکہ یہ ہر مذہب کو کھل کر اپنے عقائد پر عمل کرنے اور ان کی تبلیغ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جس برداشت کا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیدا کرنے کا حکم دیا تھا اور آنحضرت ﷺ نے اس کا اظہار کیا تھا اُسی کی اس وقت اکثر مسلمان ممالک میں کمی ہے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ جن لوگوں میں یہ برداشت رہے گی اور جن میں انسانی اقدار رہیں گی وہی بہتر ہیں۔

☆ **لٹویا کے وفد کی ایک خاتون نے سوال کیا کہ مرد اور عورت آپس میں ہاتھ کیوں نہیں ملا سکتے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر مذہب کی اپنی تعلیم ہوتی ہے اور اسلامی تعلیم کے مطابق غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ نہیں ملا سکتے۔ اور یہ حکم اس لئے نہیں ہے کہ عورت کی حیثیت کم ہے بلکہ بعض تحفّظات ہوتے ہیں اور عورت کی عزت قائم کرنے کے لئے اسلام نے اس چیز سے منع کیا ہے۔ اور یہودی عورتوں کے لئے بھی یہی تعلیم ہے کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ نہ مردوں نے عورتوں سے اور نہ عورتوں نے مردوں سے۔ اب امریکہ میں ہماری مسجد کے قریب ہی یہودیوں کا ایک synagogue بھی ہے وہاں یہودیوں نے ایک فنکشن کیا اور وہاں کے ربائی نے کھل کر اعلان کیا کہ مجھ سے اگر کوئی عورت ہاتھ ملانا چاہے گی تو میں ہاتھ نہیں ملاؤں گا کیونکہ میرا مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اس کے خلاف کوئی نہیں بات کرتا کیونکہ یہودیوں کے خلاف بولنے سے قانونی جرم عائد ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجھے خود یہودی عورت ملی اور اُس نے مجھے بتایا کہ ہمارے مذہب میں بھی مرد سے سلام کرنا یعنی ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے۔ اس لئے صرف ہاتھ ملانے کے ایشو کو اتنا اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور بھی تو کئی خوبیاں ہیں، ان کو کیوں نہ دیکھا جائے؟ جہاں تک عورت کی عزت کا سوال ہے تو اگر کسی عورت کو ضرورت ہو یا کسی جگہ عورت مشکل میں گرفتار ہے تو میں اپنے متعلق یا اپنی جماعت کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ سب سے پہلے ہماری جماعت کے ممبران ایسی عورت کی مدد کیلئے آگے آئیں گے چاہے اس کو اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر ہی لے جانا پڑے۔ اور یہی عورت کی اصل عزت اور احترام ہے جو کرنی چاہئے نہ کہ صرف ہاتھ ملانے سے ہی عورت کی عزت قائم ہوتی ہے۔ اس بات کو اب دنیا بھی realise کر رہی ہے۔ جو Hollywood میں واقعہ ہوا ہے اس کے بعد مردوں پر کتنے الزام لگنا شروع ہو گئے ہیں؟ یہاں جرمنی میں برلن میں عورتوں نے اپنا علیحدہ دفتر وغیرہ بنایا ہے اور وہ کہتی ہیں کہ مرد غلط قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اس لئے ہم نے اپنا علیحدہ ادارہ بنایا ہے۔ اس لئے اسلام نے جو تعلیمات دی ہیں وہ ہر برائی کے چھوٹے سے چھوٹے امکان سے بھی بچنے کے لئے دی ہیں۔ اس لئے ہم تو یہ سب عورت کی عزت قائم کرنے کیلئے کرتے ہیں نہ کہ اس کی عزت کم کرنے کے لئے۔